بیت اللہ مراد ہے۔ بیت المقدس کیطرف نماز پڑھنے کا حکم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مومنین کو ہوا تھا اسکا بیان کسی آیت میں نہیں ہے اور یہ اولاً حکم الہی تھا۔ اس کے بعد بیت اللہ کی طرف نماز پڑھنے کا قرآن میں حکم آیا۔ ماننا پڑے گا کہ یہ حکم اولی حدیث رسول اللہ سے ہوا تھا۔ جو بذریعہ وحی الہی تھا۔ اسی کو حدیث کہتے ہیں علماء کی اصطلاح میں اسکو وحی خفی کہتے ہیں۔ وحی الہی کی دو قسمیں کی جاتی ہیں وحی جلی جو قرآن ہے وحی خفی یعنی حدیث رسول اللہ۔ اللہ پاک فرماتا ہے۔ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الآیہ بیشک ہم دیکھتے ہیں اے نبی بار بار تیرا چہرہ پھیرنا آسمان کی طرف پھر ہم پھیر دینگے تجھکو قبلہ کی جانب جسکو تو پسند کرتا ہے۔ اب پھیر واسطے نبی اپنا چہرہ مسجد حرام کیطرف" آپ کو کیا چیز مانع تھی بیت اللہ کیطرف توجہ سے وہ حکم الہی تھا۔ بیت المقدس کیطرف یہ حکم کس آیت سے ہوا تھا۔ اس امر میں کوئی آیت نہیں۔ بیت اللہ کئی وجہ سے آپ کو محبوب تھا ایک تو بیت اللہ آدم علیہ السلام کا قبلہ قدیم ہے دوسرے اس کے بانی ابراہیم علیہ السلام و اسمٰعیل علیہ السلام ہیں جو خلیل اللہ اور ذبیح اللہ ہیں اور آپ کے جد امجد ہیں۔ تیسری قوم عرب کی تالیف قلوب ایمان لانے میں اسی سے تھی۔

شروع میں بیت المقدس کیطرف توجہ کرنے میں یہ مصلحت تھی کہ پہلے کتب الہیہ میں لکھا ہوا تھا کہ وہ نبی آخر الزماں کچھ روز تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھیں گے اس میں یہود اور اہل کتاب کیلئے تالیف قلوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل تھی لیکن وہ منکر ہوگئے اور ایمان نہ لائے۔ (باقی آئندہ)

قوم مسلم سے خطاب

(از مولانا عبید اللہ صاحب عنبر بھمبر پوری دربھنگوی (فاضل رحمانیہ)

کچھ خبر بھی ہے تجھے اے قوم حالِ زار کی ۔۔۔ چھا رہی ہے تجھپہ کیوں کالی گھٹا ادبار کی
یاد آیا میکہ تھا اقبال تیرا بے نظیر ۔۔۔ دھاک بیٹھی تھی جہاں میں تیری ہی تلوار کی
جس طرف تیرے سلف صالح اٹھاتے تھے قدم ۔۔۔ چومنے لگتی تھی ان کو ہر زمیں کفار کی
دورِ ماضی کی ترے اب وہ شجاعت کیا ہوئی ۔۔۔ جس سے ڈرجاتی تھی کثرت لشکر جرار کی
تو ہی تھی مخدوم کل تک آج خادم بن گئی ۔۔۔ ہاں ہوا بدلی ہوئی ہے اب ترے گلزار کی
الحذر ہاں الحذر اے قوم مسلم الحذر ۔۔۔ غارِ ذلت میں نہ پڑ اصلاح کر کردار کی
تھا ہلاکو نام تیری شامت اعمال کا ۔۔۔ ورنہ کب بغداد پر پڑتی نظر تاتار کی
سیکھ لے احرار سے چلکر رموز زندگی ۔۔۔ چھوڑ عادت قیل و قال و حجت و تکرار کی
علم و حکمت کا گہر تیرا ہے گنج گمشدہ ۔۔۔ اس کے لینے میں نہیں ہے بات شرم و عار کی
سیکھکر علم و ہنر بام ترقی پر پہونچ ۔۔۔ پھر چمک سب کو دکھا دے گوہرِ شہوار کی
در پئے تخریب ہے الحاد کی سیلِ جدید ۔۔۔ اٹھ حفاظت تو بھی کر اپنے درو دیوار کی
قوم مسلم کی ہے عنبر کامیابی کی کلید ۔۔۔ دین و دنیا میں اطاعت احمد مختار ؐ کی